برطانیہ کے مزدور کتّے

تحریر: سہیل احمد لون

یونیورسٹی کی اسائنمنٹ کے لیے ایک فلم بنا رہا ہوں جس میں ہیروئین اندھی ہے۔ایک سین فلم بند کرنے کے لیے ایک نابینا کی مدد کرنے والے کتے(Guide dog) کی ضرورت تھی۔ادارے سے رابطہ کیا تو ایک دن کے لیے کتے کی خدمات لینے کے لیے 750 برطانوی پاؤنڈ بتائی گئی اور وہ بھی سٹوڈنٹ ڈسکاؤنٹ کے ساتھ۔اتنی بھاری دیاڑی لگانے والا انگریزی کتا......میرے بس سے باہر تھا سو میں نے اپنے بجٹ کے مطابق نابینا افراد والی سفید چھڑی خرید کر کام چلانے کا فیصلہ کیا۔مگر اس بات پر حیران ضرور ہوا کہ ایک دن میں کتا اپنی پیشہ وارانہ خدمات کے عوض اتنی بڑی رقم اپنے ادارے کو کما کر دینے کی اہلیت رکھتا ہے جس سے یہاں ایک عام آدمی کا گھر ایک مہینے کے لیے چل سکتا ہے۔کتوں کی ویسے بھی یہاں بہت قدر کی جاتی ہے جسے دیکھ کر جرمنی میں میرا ایک سکھ دوست سردار روبی سنگھ نے کہا تھا کہ میں اگلے جنم میں کتا بن کر دنیا میں آنا پسند کرونگا شرط یہ ہے کہ جنم کسی یورپی ملک میں ہو۔سردار جی نے مزید کہا تھا کہ کتا بن کر یورپی ممالک میں رہنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کتے کو کبھی کوئی اولڈ کیئر نگ ہوم میں نہیں چھوڑ کر آتا اور نہ ہی دیسی گدھے کی طرح کام کرنا پڑے گا۔سردار جی کی بات میں سچائی کے ساتھ گہرائی بھی تھی۔ یہاں کتوں سے کتوں والی کرنے کی بجائے ان کے ساتھ انسانوں سے بھی زیادہ اچھا سلوک کر کے ایک مفید شہری والا کام لیا جاتا ہے۔نابینا افراد کے لیے Guide Dog بنانے کے لیے اچھی خاصی محنت کی جاتی ہے اسے چھوٹی سی عمر میں تربیت کے لیے Trainer کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔جو تقریباً ایک برس میں اسے اتنا تربیت یافتہ کر دیتا ہے کہ وہ کسی نابینا کا سہارا بن سکے، کسی فلم ڈرامے یا تھیٹر میں بھی ادا کر کے اپنے جوہر دکھا سکے۔ایئر پورٹس پر جب جہاز لینڈ کرتا ہے تو سب سے پہلے کتے ہی اس سامان کو چیک کرتے ہیں جو جہاز سے آف لوڈ کیا جاتا ہے یعنی ان میں اینٹی نارکوٹکس کو شناخت کرنے کے ساتھ ساتھ اسلحہ بارود وغیرہ کو بھی تلاش کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ پولیس اور حساس ادارے کتوں کے ذریعے بڑے بڑے آپریشن بھی کرتے ہیں۔گزشتہ دنوں ہالینڈ میں سپیشل بچوں کے ایک سکول میں یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ کتے بچوں کے ساتھ تعینات کیے گئے تھے اور ہر کتے اپنی ڈیوٹی انسان سے بھی زیادہ ایمانداری سے نبھا رہا تھا۔اولڈ کیئر نگ ہاؤسز میں کتے بوڑھے لوگوں کا ایسے ہی خیال رکھتے ہیں جیسے ہمارے معاشرے میں کبھی بہو بیٹیاں اپنے بزرگوں کا رکھتی تھیں۔ ہمارے معاشرے میں کسی کو مہذب سی گالی دینی ہو تو اسی کتا کہہ دیا جاتا ہے حالانکہ یہ کتے کی توہین ہے۔کتوں میں جو صفات ہیں اگر انسان میں ہوں تو وہ آج کے دور کے درویش کہلائیں۔قناعت پسندی میں اپنی مثال رکھتا ہے جبکہ انسان خوب سے خوب تر کے چکر میں ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہا ہے۔ جب کوئی کتیا اپنے لئے کوئی کتا منتخب کر لیتی ہے تو کوئی دوسرا کتا اس کی طرف دھیان نہیں دیتا اس کے برعکس ہم کو بچہ اپنا اور بیوی دوسرے کی اچھی لگتی ہے۔کہنے کو کتا پلید جانور ہے مگر کسی حاملہ کتیا کے قریب نہیں پھٹکتا جبکہ مرد کی ہوس کسی حال میں بھی عورت کو نہیں بخشتی۔وفاداری میں کتے کا جو مقام ہے اس سے اگر کم

ازکم سیاستدان ہی کچھ سیکھ لیں تو ذاتی مفادات کی خاطر اپنی وفاداریاں نہ بیچیں۔آج تک کبھی کتوں میں میر جعفر اور میر صادق جیسے غدار نظر نہیں آئے۔ہم نے کتوں پر یہ لیبل لگا دیا ہے کہ کتا کتے کا ویری ہوتا ہے حالانکہ کتا زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے پر بھونک کر اپنا ویر نکال لیتے ہیں۔مگر انسانی تاریخ جنگ وجدل سے بھری پڑی ہے۔انسان ایک دوسرے کو ہلاکتیں بانٹ کر بھی اشرف المخلوقات کے عہدے پر فائز ہے۔اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اس نے اپنی اجارہ داری یا ورلڈ آرڈر قائم کرنے کے لیے شہروں کے شہر خاک وخون میں نہلا دیئے۔ انسانوں کی لڑائیوں میں کتوں سمیت دیگر جانور بھی ہلاک ہوتے رہے مگر یہ نہیں دیکھا گیا کہ کتوں کی لڑائی میں کوئی انسان مارا گیا ہو البتہ انسانوں کی لڑائی میں کتوں کا مارے جانے معمول کی بات ہے۔انسان نے گولہ بارود سے صرف انسانوں کو ہی ہلاک نہیں کیا ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ کیا ہے جس سے کتوں سمیت دیگر جاندار بھی تکلیف میں ہیں مگر ان کی زبان انسان کو سمجھ نہیں آتی ورنہ آج انسان جانوروں سے منہ چھپائے پھر رہا ہوتا۔شاید ہی کوئی ایسا جانور ہو جو انسان کی وحشت سے بچا ہو۔جو کچھ انسان آج کل کر رہا ہے وہ کوئی جانور سوچ بھی نہیں سکتا۔کتے بھی اس بات کا شکر کرتے ہونگے کہ وہ کتے ہی ہیں انسان نہیں۔کتا اپنے مالک کی جان کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کرتا ہے مگر انسان باڈی گارڈ بن کر اپنے اسی آقا کو قتل کرنے بھی شرم محسوس نہیں کرتا جس کی حفاظت کا ذمہ اُس کے فرض میں شامل ہوتا ہے۔اپنے ہی نہتے آقا کو بزدلوں کی طرح پیچھے سے وار کر کے ہلاک کر کے یہ کہتا ہے میں نے اسے کتے کی موت مار دیا اور خود غازی کے رتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔ایمانداری میں بھی کتے کسی سے کم نہیں اور اپنی ڈیوٹی کو عبادت سمجھ کر کرتے ہیں آج تک کبھی کوئی کتی چوروں سے نہیں ملی مگر انسانوں نے اپنے کالے کرتوتوں میں بھی کتوں کا نام لیکر ان کی ایمانداری کی توہین کی ہے۔کرپشن کے سینکڑوں واقعات منظر عام پر آتے ہیں جس میں قانون بنانے والے اور قانون پر عمل درآمد کرنے والے ادارے آپس میں مک مکا کر کے قانون کے شکنجے کو ٹیکنیکل داؤ پیچ سے چھومنتر کر دیتے ہیں اور غریب بندہ بس یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لیتا ہے کہ ''کتی چوراں نل رل گئی اے''۔کتے چاہے کسی بھی جگہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہوں وہ کبھی حرام خوری نہیں کرتے ان کو شکار دیکھ کر کبھی پیشاب نہیں آتا مگر ان پر یہ الزام بھی انسانوں کا لگایا ہوا ہے۔Guide Dog اگر ایک دن میں £750 کماتا ہے تو یقیناً اس کے لیے وہ اپنی وہ پیشہ وارانہ خدمات مہیا کر کے وہ حلال کرتا ہوگا۔اس کی حلال کمائی میں جائز ٹیکس بھی حکومت کے خزانے میں جمع ہوتا ہوگا۔ہمارے معاشرے میں ''حرامی'' ہونا بھی ایک گالی ہے اور لوگ حرامیوں کو الفاظ کے نشتر چلا کر تا دم مرگ گھائل کرتے رہتے ہیں۔حالانکہ حرامی ہونے میں اس کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔وہ تو گناہ نما حادثے کا نتیجہ ہوتا ہے جس میں اس کا کوئی اختیار نہیں تھا۔اس کے برعکس بڑے بڑے حرام خور اقتدار کے ایوانوں سے لیکر اعلیٰ عدلیہ تک،سپہ سالاروں سے لیکر سرمایہ داروں تک بکثرت دیکھنے کو ملتے ہیں مگر حرام خوری کرنے والوں کو سر پر بٹھائے ہوئے ہیں۔

بصارت سے محروم انسانوں کی مدد کے لیے Guide Dogs اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اب بصیرت اور اخلاق سے محروم انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے بھی کتوں کو تربیت دینا پڑے گی۔کاش! کرپشن کرنے والے چوروں کی تلاشی لینے اور برآمدگی کرنے والے والے بھی کتے مل سکتے تو آج عدالت عظمیٰ کا کام یقیناً آسان ہو جاتا لیکن ہم نے آسان رستہ اختیار کب کیے ہیں ہمیں تو فطرت نے طبیعت ہی دقت پسند عطا کی ہے سو ہم آسان رستوں کی طرف مائل ہونے پر پُر خار راستوں پر گھائل ہونے کو ترجیح دیتے ہیں

۔کتانا جانے کب سے انسان کا ہم سفر ہے مصر کے اہراموں پر اس کی تصاویر اس کے دیرینہ انسان دوست ہونے کی شہادت دے رہی ہیں لیکن کتے کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ انسان کا دوست بن گیا لیکن انسان اُس کا آج بھی دوست نہیں ورنہ دوست تو دوستوں سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔۔۔کراچی کے ایک شاعر نے کراچی کے حالات کی منظر کشی کتوں کی زبانی کیا خوبصورت انداز میں کی تھی۔۔۔

بھاگتے کتے نے اپنے ساتھی کتے سے کہا

بھاگ ورنہ آدمی کی موت مارا جائے گا

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohalilloun@gmail.com

05-11-2016